Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے | 7- مئی 1996ء | منگل

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 103 | منگل 18 ذوالحجہ 1416ھ 7 ہجرت 1375ھش 7 مئی 1996ء

خدا تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے

وہ (خدا) قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آ گیا اور اس نے بالآخر اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 45)

ہمیشہ وقار کو مد نظر رکھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بعض چھوٹی چھوٹی ذمہ داریاں ہوتی ہیں ان کو بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اگرچہ بظاہر وہ چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن عملاً ہر ذمہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے وہ چھوٹی نہیں ہوتی بلکہ وہ نتائج کے اعتبار سے عظیم ذمہ داری ہوتی ہے مثلاً وقار کے ساتھ زندگی گزارنا بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن (دین حق) میں اس کے بارہ میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایک رکعت کو چھوڑ دینا جائز ہے لیکن اپنے وقار کو ٹھیس پہنچانا جائز نہیں۔ ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ وہ وقار کو چھوڑ کر بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف آ رہا تھا یا مسجد میں دوڑ رہا تھا کہ پہلی رکعت ضائع نہ ہو جائے تو آپ نے فرمایا۔ الوقار۔ الوقار۔ دیکھو تم وقار کو ہاتھ سے چھوڑ رہے ہو۔ وقار کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ان باتوں کی طرف خیال کرنے کی ضرورت اس جلسے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ چھوٹے بچے اور عورتیں بھی کثرت سے آتی ہیں اس لئے وقار کے ساتھ چلنا چاہئے۔ ویسے ہم اس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں مثلاً عورتوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں ان پر عورتیں چلتی ہیں اور مردوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں ان پر مرد چلتے ہیں اور یہ بات دنیا کے لئے حیرت کا باعث بھی بنتی ہے لیکن دنیا کی حیرتوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم تو اپنے مولائے حقیقی کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور

باقی صفحہ 7 پر

انسان کا اصل مدعا تو صرف یہی چاہئے کہ کسی طرح خدا کی رضا مل جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جرمنی نے مورخہ تیس مارچ 1996ء کو جرمنی میں اویس جیب باجوہ صاحب ابن مکرم حبیب اللہ صادق باجوہ صاحب آف امریکہ حال جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ بشریٰ ناصر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب بعوض بیس ہزار ڈالر حق مہر پر کیا۔ مکرم اویس حبیب باجوہ اور عزیزہ بشریٰ ناصر محترم میاں سراجدین صاحب سابق درویش قادیان کے پوتے اور پوتی ہیں اور مکرم عطاء اللہ کلیم کے بھتیجا اور بھتیجی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

○ مکرم حنیف احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ ہما ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب ساکن ربوہ مکرم چوہدری نور احمد صاحب عابد نے برمکان سلیم احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ 96-4-5 بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ 96-4-6 کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم رانا تصور احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کرائی۔ اسی طرح مورخہ 1996-4-28 کو عزیزہ مکرمہ کوثر ناہید صاحبہ بنت مکرم محمد شریف خالد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم داؤد احمد صاحب ولد چوہدری محمد یاسین صاحب آف صادق آباد حال کینیڈا بعوض -/2500 کینیڈین ڈالر پڑھا۔ ہر دو رشتوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ آپ نے میٹرک کے امتحان یا اس سے اوپر کی کلاس کے سالانہ امتحان میں اول دوئم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہے یا آپ کو وظیفہ ملا ہے (ملنے کے امکان کی بات نہیں کی جا رہی وظیفہ مل گیا ہے) تو آپ تصدیق کے ساتھ الفضل میں نمایاں کامیابی کے تحت اعلان ارسال کریں۔ اسی طرح اگر آپ کو کھیلوں میں ضلعی صوبائی یا قومی سطح پر کوئی انعام ملا ہے تو اس سے بھی ہمیں اطلاع دیں۔ تصدیق بہرحال ضروری ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- ہجرت 1375 ہش   7 - مئی 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے اور نیت صادق کے ساتھ چاہئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہو گا۔ گو بعد میں بسبب کمزوری کے ہو جاوے لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے"

حضرت صاحب کے اس ارشاد سے جو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ انسان کو یہ علم ہو کہ گناہ کیا ہے۔ اور اگر اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو اسے اس بات کا احساس پیدا ہو اور وہ معافی مانگنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکے۔ ایسا کرنے سے اس پر رحم بھی کیا جائے گا۔ اور اس کے سامنے ترقی کے مدارج بھی کھولے جائیں گے۔ کیونکہ جب انسان توبہ کرلیتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن یہ بات نہایت ضروری ہے کہ توبہ کے لئے نیت اور ارادہ ہو۔ سچے دل سے وہ یہ نیت کرے کہ اب تو یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے لیکن اس کے بعد ساری عمر اس گناہ کی طرف نہیں آؤں گا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کی کمزور فطرت کے باعث پھر اس سے وہی گناہ سرزد ہو جائے۔ لیکن اگر نیت سچی ہو اور ارادہ پختہ ہو تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اور توبہ قبول ہونے کے بعد بھی اسے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ زندگی کا سفر ایسا ہے کہ بار بار ٹھوکر لگتی ہے لیکن اگر اس ٹھوکر کو بہتر نتائج کے لئے استعمال کیا جائے تو اسے امتحان سمجھنا چاہئے اور امتحان کو مصیبت نہیں جاننا چاہئے بلکہ خوش دلی کے ساتھ اس امتحان کو پاس کرنا چاہئے یعنی اس مشکل اور مصیبت میں سے گزرنا چاہئے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے کہ اس نے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ ایسا کرنے سے اس کے درجات اور بڑھائے جائیں گے کیونکہ جو شخص امتحان پاس کرلیتا ہے اسے انعامات ملتے ہیں۔ اور انعامات ملنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے روحانی درجات بڑھائے جاتے ہیں۔

○ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گناہ گار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے"

یہ ارشاد انسان کو ہمت اور حوصلہ عطا کرتا ہے کہ اول تو وہ گناہ کرے ہی نہ لیکن اگر اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو نہ صرف بخش سکتا ہے بلکہ بخش دیتا ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نگاہ اس طرح انسانوں پر پڑتی ہے کہ اگر وہ گناہ کریں تو میں ان کو بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ بخش دینے کو اتنا محبوب رکھتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا کو نیکی ہی کی تلقین کی جاتی ہے خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی بھی شخص گناہ نہ کرے تو میں بخشش کا اظہار کیسے کروں۔ اور اگر بخشش کا اظہار نہ ہو تو خدا تعالیٰ اس سے خوش نہیں ہو سکتا۔

پس ہمیں اس بات سے ہمت اور حوصلہ پکڑنا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ ہم توبہ کرتے ہیں ہم سے پھر گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پھر ہمیں بخشتا ہے۔ ہمارے درجات کو بلند کرتا چلا جاتا ہے۔

حضرت صاحب کے یہ دونوں ارشادات گناہ اور ان کی بخشش کو بھرپور طریق پر ہمارے سامنے لاتے ہیں۔ اور ایک طرف تو ہمیں نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور دوسری طرف ہمیں یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ گناہ بخش دیتا ہے۔

وقف دینِ متیں ہے میرا فن
میری نوکِ قلم ہے محو سخن
عجز کی کوکھ سے ہوئے پیدا
میرا کردار، میرا چال چلن

ابوالاقبال

اڈیکاں

ڈور دراڈے وسدے بیلی کدی نہ کدی تے آون گے
بلدیاں سڑدیاں اکھاں نوں اوہ آ کے ٹھنڈاں پاون گے

ڈھپاں توں تے ڈرنا واں پرچھاواں کتھے لبھدیاں نیں
آون گے تے ساڈے سر تے اک چھاتا بن جاون گے

رات دہاڑے لوکاں دے غم کھا کھا کے پئے جینے آں
شالا چھیتی آون جیہڑے ساڈے وی غم کھاون گے

ٹھنڈیاں واواں بلدیاں لگن، تتیاں نوں کی آکھاں میں
میں ویکھے نیں سارے موسم مینوں کی سمجھاون گے

دل روندے، تے ہونٹھاں اُتّے ہاسے کھڑ کھڑ پیندے نیں
ایداں ویکھ کے سانوں لوکی دل دا بھیت نہ پاون گے

کنداں اُتّے دیوے رکھ کے میں تے چانن کیتا اے
کی جاناں میں لوکی میرے دیوے کیوں بجھاون گے

منہ توں کپڑا چک کے ویکھو کی کہندے، کی کردے نیں
مینوں سُولی اُتّے چاڑھ کے اپنا دل پرچاون گے

کرماں والے کسے دے ہتھوں دُکھ سہندے، خوش رہندے نیں
جنہاں نوں توفیق ملے گی اوہو ای ساتھ نبھاون گے

چادر چار دیواری ہن تے سارے رُلدی پھردی اے
عزتاں والے عزت لٹن ، عزت کون بچاون گے

مینوں اج نسیم اُڈیکاں بھمبل بھوسے پایا اے
رُس گیا تے رو رو اپنا رُسیا وِیر مناون گے

نسیم سیفی

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر خدا کو قادر نہ مانا جاوے تو پھر اس سے ساری امیدیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت اس بات پر موقوف ہے کہ خدا تعالیٰ جب چاہے ذرات اجسام میں یا ارواح میں وہ قوتیں پیدا کر دے جو ان میں موجود نہ ہوں۔ مثلاً ہم ایک بیمار کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور بظاہر مرنے والے آثار اس میں ہوتے ہیں۔ تب ہماری درخواست ہوتی ہے کہ خدا اس کے ذرات جسم میں ایک ایسی قوت پیدا کر دے جو اس کے وجود کو موت سے بچالے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات اول ہمیں علم دیا جاتا ہے کہ یہ شخص مرنے کو ہے اور اس کی زندگی کی قوتوں کا خاتمہ ہے۔ لیکن جب دعا بہت کی جاتی ہے اور انتہا تک پہنچ جاتی ہے اور شدت دعا اور قلق اور کرب سے ہماری حالت ایک موت کی سی ہو جاتی ہے تب ہمیں خدا (اطلاع دیتا ہے) کہ اس شخص میں زندگی کی طاقتیں پھر پیدا کی گئیں۔ تب وہ یکدفعہ صحت کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ گویا مردہ سے زندہ ہو گیا۔ ایسا ہی مجھے یاد ہے کہ جب میں نے طاعون کے وقت میں دعا کی کہ اے خدائے قادر! ہمیں اس بلا سے بچا اور ہمارے جسم میں وہ ایک تریاقی خاصیت پیدا کر دے جس سے ہم طاعون کے زہر سے بچ جائیں تب وہ خاصیت خدا نے ہم میں پیدا کر دی اور فرمایا کہ میں طاعون کی موت سے تمہیں بچاؤں گا اور فرمایا کہ تیرے گھر کی چار دیواری کے لوگ جو تکبر نہیں کرتے یعنی خدا کی اطاعت سے سرکش نہیں اور پرہیزگار ہیں میں ان سب کو بچاؤں گا۔ اور نیز میں قادیان کو طاعون کے سخت غلبہ اور عام ہلاکت سے محفوظ رکھوں گا۔ یعنی وہ سخت تباہی جو دوسرے دیہات کو فنا کر دے گی۔ اس قدر قادیان میں تباہی نہیں ہوگی۔ سو ہم نے دیکھا۔ اور خدا تعالیٰ کی ان تمام باتوں کو مشاہدہ کیا۔ پس ہمارا خدا ایسی خدا ہے۔ جو نئی نئی قوتیں اور گن اور خاصیتیں ذرات عالم میں پیدا کرتا ہے۔ ہم نے اس کامل خدا سے خبر پا کر ٹیکہ کے انسانی حیلہ سے دست کشی کی۔ اور بہت سے لوگ ٹیکہ کرانے والے اس جہان سے گزر گئے۔ اور ہم اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ ذرات پیدا کرتا ہے جس طرح اس نے ہمارے لئے ہمارے جسم میں تریاقی ذرات پیدا کر دیئے اور اسی طرح وہ خدا روح پیدا کرتا ہے۔ جس طرح مجھ میں اس نے وہ پاک روح پھونک دی جس سے میں زندہ ہو گیا۔ ہم صرف اس بات کے محتاج نہیں کہ وہ روح پیدا کر کے ہمارے جسم کو زندہ کرے۔ بلکہ خود ہماری روح بھی ایک اور روح کی محتاج ہے جس سے وہ مردہ روح زندہ ہو۔ پس ان دونوں روحوں کو خدا ہی پیدا کرتا ہے جس نے اس راز کو نہیں سمجھا وہ خدا کی قدرتوں سے بے خبر اور خدا سے غافل ہے۔

ایک اچھی بات

اگر انسان کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرات نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعی دعائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے الفضل 10 مئی 1942ء کے مطابق فرمایا:۔

آج میں پھر ایک دفعہ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو دعائیں میں نے دوستوں کو بتائی ہیں۔ یہ سب دعائیں خدا تعالیٰ کے کلام اور الہام میں محفوظ ہیں۔ اور ایک خزانہ ہے جو اس کے بندوں کو ملا ہے۔ لوگ اپنے طور پر تلاش کرتے پھرتے ہیں کہ ان کو کوئی خزانہ مل جائے کوئی کیمیا کی جستجو کرتا ہے۔ کوئی جنوں کو اپنے قابو میں لانے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی دیوی دیوتاؤں کی نیازیں چڑھاتا ہے۔ غرض مختلف قسم کے ذرائع جن کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلتا لوگ اختیار کرتے ہیں۔ مگر جو سچا اور حقیقی ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی امداد اور نصرت حاصل کرنے کا اس کو لوگ بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ خدا کا بتایا ہوا رستہ ہے۔............ اور یہ وہ رستہ ہے جس پر چلنے والے کی مدد کرنے کا اس نے خود وعدہ کیا ہوا ہے .... پس ان پر خطر ایام میں ان دعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہئے اور جماعتی طور پر زور دینا چاہئے۔ جماعتی طور پر زور دینے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ کمزور ہوتے ہیں وہ بھی اس طرح دعاؤں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ جب جماعتی رنگ میں دعا نہیں ہوتی تو صرف چند لوگ دعا کرتے ہیں اور باقی غفلت اور سستی کی وجہ سے یا اپنی بے عملی کی وجہ سے ان دعاؤں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ کئی لوگ دعا کا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ مگر بھول جاتے ہیں اور کئی ایسے ہوتے ہیں جو بھولتے تو نہیں مگر ان کو دعائیں آتی ہی نہیں .... پھر کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو غفلت کی وجہ سے ان دعاؤں میں اتنے جوش کا اظہار نہیں کرتے جتنے جوش کا اظہار انہیں کرنا چاہئے مگر جب اس قسم کے لوگ دوسروں کے ساتھ دعا میں شامل ہوتے ہیں تو انہیں بھی دعاؤں میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اجتماعی دعاؤں میں ہمیں ہمیشہ یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اختتام پر یا مجلس شوریٰ کے آخر میں (یا ربوہ میں) درس کلام الٰہی کے خاتمہ پر جب اجتماعی رنگ میں دعا کی جاتی ہے تو کس طرح لوگ چیخ چیخ کر رونے لگ جاتے ہیں اور دعاؤں میں ایسی رقت اور ایسا سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے جو ان کی دعاؤں کو قبولیت کے قابل بنا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دوسروں کی پر خلوص دعاؤں کی وجہ سے ان کی دعاؤں کو بھی قبول کر لیتا ہے .... متحدہ دعائیں ایک طرف تو کمزور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ثواب کا حق پہنچاتی ہیں اور پہنچاتی چلی جاتی ہیں اور دوسری طرف ان کی دعاؤں سے قوم ترقی کرتی ہے کیونکہ جہاں تک دعا کا انسان کی ذات سے تعلق ہے وہ ایک عبادت ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسے کسی اور عبادت پر............ اسی طرح جب قوم اور ملک کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ تو لازماً قوم اور ملک کو فائدہ پہنچتا ہے۔

آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میرا کالم

ابن العطاء

گزشتہ دنوں مطالعہ کی عادت اور کتابوں کی اشاعت کے متعلق بات ہو رہی تھی اور بات وہ لوگ کر رہے تھے جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان دونوں امور کے ماہر ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ مطالعہ کی عادت اور کتابوں کی اشاعت میں کیا تعلق ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ مطالعہ کی عادت کم ہو گئی ہے۔ دیکھئے کتاب ایک ہزار چھپتی ہے اور اس میں سے زیادہ سے زیادہ دو تین سو بکتی ہے۔ باقی یا مفت تقسیم کر دی جاتی ہے یا پڑی رہتی ہے۔ اسی طرح ماہنامے بھی کچھ زیادہ تعداد میں نہیں چھپتے۔ اور بکتے بھی بہت کم ہیں۔ دوسرے صاحب کہنے لگے۔ ممکن ہے آپ کی بات درست ہو لیکن اس سلسلے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ڈائجسٹ جو کچھ عرصے سے معرض وجود میں آئے ہیں یہ تو لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ ان کا ادب بھی کوئی ایسا پائے کا ادب نہیں ہوتا۔ کہانیاں اور افسانے اور مضامین بس یونہی سے ہوتے ہیں لیکن بکتے ہیں لاکھوں کی تعداد میں۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں اور لاکھوں ہی کی تعداد میں نہ بکیں تو انہیں تو سٹاک کرنے کی بھی کوئی جگہ نہیں مل سکتی۔ گویا کہ مطالعہ تو لوگ کرتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مطالعہ کے لئے موضوعات بدل گئے ہیں۔ ترجیحات بدل گئی ہیں۔ اگر ڈائجسٹ ہی کی طرح کے موضوعات کی کتابیں چھپیں اور دیگر ماہنامے چھپیں تو وہ بھی اسی طرح بکیں گے۔ لیکن نہیں۔ بات کچھ اور معلوم ہوتی ہے ایک صاحب کہنے لگے کہ ہے تو عجیب سی بات۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ اچھے ادب کے ساتھ لگاؤ نہیں رہا۔ گھٹیا سی کہانیاں۔ گھٹیا سے افسانے گھٹیا سے مضامین پڑھ کر دل زیادہ خوش ہوتے ہیں یا تو بڑا ادب سمجھا نہیں جا سکتا یا صحیح اس کی طرف میلان نہیں رہا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی اور کہا جا سکتا ہے کہ اختتام پر بلا نتیجہ رہی۔ کیونکہ ڈائجسٹ لاکھوں میں چھپتے رہیں گے۔ کتابیں ایک ہزار کی تعداد سے زیادہ میں نہیں چھپیں گی۔ اور ادبی ماہناموں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو گا۔ کہ ہم نے ایک خبر سنی۔ خبر یہ تھی کہ یورپ کے ایک مصنف کو بمبئی کے اردگرد کے گندے مندے علاقوں میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے کوشش کی کہ ان علاقوں میں بسنے والے لوگوں کو بھی زندگی کی آسائشیں مہیا کی جائیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ وہاں تپ دق کا مرض پھیل رہا تھا۔ نہ لوگ اس کا پوری طرح علاج کروا سکتے تھے اور نہ صحیح طور پر علاج کرنے والے کافی معالج موجود تھے۔ انہوں نے اس علاقہ کے متعلق ایک ناول لکھا اور اس ناول سے جو آمدنی ہوئی اس میں پہلی قسط دو کروڑ روپے کی اس علاقے کے منتظمین کو بھیجی اور کہا یہ کہ یہ ساری رقم تپ دق کے علاج کے لئے خرچ ہو اور ان باتوں کے لئے جن سے تپ دق روکا جا سکتا ہے۔ ہم یہ سن کر حیران رہ گئے کہ ایک کتاب کی آمد کی پہلی قسط اور یقیناً یہ منافع ہی کی قسط ہو گی۔ دو کروڑ روپے ادا کئے گئے اور ابھی وہ اور بھی ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کتاب کا سارا منافع اسی علاقے کی بہبود کے لئے خرچ کیا جائے گا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہر اچھی بات کی مخالفت کرنے والے لوگ بھی موجود ہوتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کلام کامل

کلام کامل محمد عبداللہ کامل دہلوی کا مختصر سا مجموعۂ کلام ہے۔ آپ نے کہا تو بہت کچھ لیکن اسے محفوظ رکھنے کا اہتمام نہیں کیا۔ تقسیم برصغیر سے قبل قادیان میں آپ کی عینکوں کی دوکان تھی اور ہمیں خوب یاد ہے کہ وہاں عینک فروشی سے زیادہ شعر گوئی کا ماحول حاوی رہتا تھا۔ اس کتاب کا انتساب جناب شاد نے یوں کیا ہے کہ جناب کامل دہلوی کی روح سے اجازت کے ساتھ ان کے تمام پیاروں کے نام۔

کچھ عرصہ ہوا کامل دہلوی کراچی میں وفات پا گئے۔ اس کتاب کا عرض حال جو شاد صاحب نے لکھا ہے اس میں وہ کہتے ہیں۔

نام ڈاکٹر محمد عبداللہ۔ ابتدا میں گلشن تخلص کیا اور جلد ہی تبدیل کر کے کامل دہلوی کہلائے۔ ادبی ذوق کے باعث منشی فاضل ادیب فاضل اور ادیب عالم کی تعلیم حاصل کی۔ غالب کو اس وقت سے پڑھنا شروع کیا جب سمجھ میں نہ آتا تھا اور اب سمجھ میں آنے لگا تو غالب کے عاشق ہو گئے۔ غالب کو کبھی غالب نہ کہتے بلکہ حضرت غالب علیہ الرحمۃ کہتے۔ نو برس کی عمر سے سکول کے بیت بازی کے مقابلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور شائد اسی وجہ سے مصحفی' میر' غالب' انشاللہ خان انشاء' ناسخ اور مومن وغیرہ کا کلام قابل رشک حد تک یاد تھا۔ اپنے دور کے شعرا میں احسان دانش کو پسند فرماتے۔ اساتذہ کا کلام بڑی عقیدت کے ساتھ حوالوں کے طور پر پیش کرتے۔ میں نے ایک نام جو قصداً چھوڑ دیا وہ ذوق ہے۔ کیوں نہ ہو استاد کے ساتھ عقیدت تو کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ یعنی ذوق کو اپنا استاد مانتے تھے۔ تمام تر کسب فیض ذوق ہی سے کیا اور خود ان کے بقول انہوں نے زبان و بیان کی سبھی باریکیاں قصائد ذوق سے سیکھیں۔ ایک استاد ان کے اندر بھی موجود تھا۔ جو در حقیقت ہر شخص میں موجود ہوتا ہے۔ اس استاد سے انہوں نے بڑی رہنمائی حاصل کی"

ان کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب بھی عینکوں ہی کا کام کرتے تھے۔ جب قادیان تشریف لے آئے تو آپ کے ایک بیٹے محترم صوبیدار عبدالمنان صاحب حضرت امام جماعت کی سیکورٹی کے عملے میں شامل ہو گئے۔ تقسیم برصغیر کے وقت آپ کے ایک صاجزادے عبدالقادر مونس (دانش) جو احمدیہ سکول کے تعلیم یافتہ تھے قادیان ہی میں رہے اور درویشی اختیار کی۔ ان کی دوسری بیوی سے ایک اور بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب ربوہ میں چشمہ والے کے طور پر مشہور ہیں۔

کامل دہلوی صاحب کی شادی خاکسار کے ماموں حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب جو سلسلے کے ایک بہت معروف مربی تھے کی بیٹی رحمت سے ہوئی یہ رحمت خاکسار کی دودھ بہن ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ کامل صاحب میرے بہنوئی تھے۔ اگرچہ کامل صاحب نے شادی تو ایک اور بھی کی لیکن جو وفا انہیں رحمت سے ملی اس کا ذکر انہوں نے اپنے اشعار میں یوں کیا ہے۔

میری بیوی کہ جو ہیں میری رحمت
سراسر بن گئی ہیں ابرِ رحمت
میری خدمت میں تھیں وہ سب سے آگے
کٹے دن ان کے جاگے رات جاگے
نہ لائیں حرفِ شکوہ کوئی لب پر
عیاں یہ بات ہے گھر میں سب پر
اگرچہ خود بھی ہیں کمزور و لاغر
میری خدمت میں رہتی تھیں وہ یکسر
بفضلِ ایزدی صحت ہے اب کچھ
دماغ و دل میں پھر ندرت ہے اب کچھ

اگرچہ اس میں رحمت کے سلسلے میں ماضی کا ذکر کیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نظم نے کامل صاحب ہی کو ماضی کا قصہ بنا دیا۔ رحمت خدا کے فضل سے ابھی بقید حیات ہیں اور انہوں نے اپنی اولاد کی ایسی اچھی تربیت کی ہے کہ بہت سے مختلف حالات کے باوجود انہوں نے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو امامت احمدیہ سے بھرپور طریق پر منسلک رکھا۔ کامل صاحب کو کچھ ابتلا بھی آیا لیکن آپ نے حضرت امام جماعت الثالث کے وقت دوبارہ بیعت کر کے اپنے آپ کو احمدیت سے منسلک کر لیا اور آخری دم تک سلسلہ کے وفادار رہے۔

ان کے اشعار کا ایک مختصر سا انتخاب پیش خدمت ہے۔ مناجات کے سلسلہ میں کہتے ہیں:-

دن ہو کہ رات ہو کہ سحر ہو کہ شام ہو
یا رب میری زبان پہ سدا تیرا نام ہو
دیکھوں تجھے میں خلوت و جلوت میں ہر جگہ
میری نگاہ کو وہ میسر مقام ہو

ایک نعت میں آپ کہتے ہیں:-

محمدؐ سا پیدا ہوا ہے نہ ہو گا
یہ خود کہہ رہا ہے خدائے محمدؐ
سرافرازیاں اس کی دیکھو تو کیا ہیں
ہوا جو کوئی خاک پائے محمدؐ

اسی طرح ایک اور نعت میں کہا ہے۔

اک نظر تیری تلطف کی ادھر ہو جائے
زخم سینے میں کئی ہیں میرے سینے والے
درسِ عبرت ہے زمانے میں ہماری حالت
کوئی آثار ہمارے نہیں جینے والے

اس کے آگے منقبت بھی پیش کی ہے۔

دیگر اشعار جنہیں "غزلیں" کا عنوان دیا گیا ہے ان کا مختصر سا انتخاب

مجبور جب کہیں کسی مجبور سے ملا
بے حد خلوص و جذبۂ معمور سے ملا

قیدِ قفس میں ہے وہی حالت جو گھر میں تھی
مدت ہوئی قفس سے ہمیں اپنے گھر گئے

تم جو آ جاتے ہو مل جاتی ہے غم سے فرصت
جی بہل جاتا ہے دل میرا ذرا لگتا ہے

یہ مری فرزانگی دیوانگی سے کم نہیں
ہوں جنوں سے برسرِ پیکار وہ دیوانہ ہوں

بھرے جہاں میں نظر آئے دوستوں کے ہجوم
جو رازِ دل میرا سمجھے وہ راز داں نہ ملا

میری محرومیوں پہ ہنسنے والو
صلہ ہے کیا یہی میری وفا کا

حیراں ہوں نہ کیوں اپنی میں اس خندہ لبی پر
مجھ کو جو ہنسی آئی تو کیا سوچ کر آئی

ایک قطعہ

داد خواہی کے لئے کس در پہ دستک دیجئے
بند ہیں انصاف کے سارے ادارے دوستو
غاصبوں نے چھین لی آزادیٔ اظہار بھی
کیا کہیں ہم اپنے دل کی بات پیارے دوستو

ایک اور قطعہ

بہت تدبیر کی ہم نے رفو کی
ہرے ہیں زخم سب سینے میں دل کے
اگر انسان کا انسان چارہ گر ہو
تقاضے رنگ لائیں آب و گل کے

کامل صاحب نے از خود جو انتخاب کیا ہے وہ تین شعر ہیں۔

آہِ پرسوز کبھی باد صبا سے بدلے
کاش یہ گرم ہوا سرد ہوا سے بدلے
مجھ کو منظور شکستِ دلِ مضطر لیکن
کیا یہ امکان ہے جفا تیری وفا سے بدلے
جگمگاتی ہوئی اک ایسی سحر آ جائے
تیرگیٔ شب کی تیرے رخ کی ضیاء سے بدلے

اس مجموعہ کو دبستانِ کامل کے زیر اہتمام شائع کیا گیا ہے اور اس کے ملنے کا پتہ ارشد منہاس روڈ کراچی 15 پوسٹ کوڈ 75250 ہے۔ امید ہے احباب اس مجموعہ سے محظوظ ہوں گے۔ ہم شاد صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے کامل دہلوی کا یہ مختصر مجموعہ شائع کر دیا۔ جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ہے انہیں کامل صاحب کے بکھرے ہوئے اشعار کو بہم کرنے میں خاصا وقت لگا اور خاصی مشکل سے یہ کام انجام پذیر ہوا۔

کتاب سفید کاغذ پر اور مضبوط جلد پر ڈسٹ کور کے ساتھ شائع کی گئی ہے اس کے کل صفحات 160 ہیں اور قیمت 140 روپے۔ (ن-س)

حضرت امام جماعت الثانی احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مولانا جلال الدین شمس صاحب کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا۔

دین کی دعوت بھی گو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ لیکن دعوت کے ساتھ ایک نقص بھی لگا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہو سکتا ہے کہ ایک داعی لفاظی یا محض باتوں ہی باتوں میں الجھ کر رہ جائے۔ اور حقیقت سے کوسوں دور ہو جائے۔ چونکہ اس کا واسطہ ہمیشہ ایسے لوگوں سے پڑتا ہے جن کے باب میں اس کا دل کھلا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف زبان چلتی ہے اور وہ نہیں جانتے کہ اس کے دل میں نور ہے یا تاریکی۔ بلکہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ زبان کیسی ہے۔ اور چونکہ وہ اس کی تعریف اور ثناء اس نور کی وجہ سے نہیں کرتے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔ بلکہ محض زبان کی وجہ سے کرتے ہیں۔ جس سے انہیں کئی قسم کا حظ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ اگر اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے کامل نہیں ہوتا اور اس کے دل کا نور ابھی مکمل نہیں ہوتا۔ تو وہ اس ثناء اور تعریف سے متاثر ہو کر اور زبان کی شیرینی سے مسحور ہو کر اس وسوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ یہی وہ چیز ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔ تب اسی گھڑی سے اس کے دل کا نور سمٹنے لگتا ہے۔ اور سمٹتے سمٹتے اس کے قلب کے ایک گوشے میں چھپ جاتا ہے۔ اور دل کے اس میدان میں جہاں روحانیت کی جگہ ہونی چاہئے تھی جہاں آسمانی نور اور برکات کی جگہ ہونی چاہئے تھی۔ کبر اور عجب اپنا ڈیرا جما لیتا ہے۔

پس میں اس وقت یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت اور دوسری جماعتوں میں جو فرق ہے وہ یہی ہے۔ کہ ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے اور اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم لوگوں کے الفاظ کی طرف توجہ نہ رکھیں بلکہ ہماری توجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ یاد رکھو حقیقی حمد اور توصیف وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی تعریف سے ہو۔ کیونکہ دل کا نور ہی ہے جو انسانی قدر بڑھاتا ہے اور اللہ کی تعریف ہی ہے جو انسان کو اشرف مقام پر پہنچاتی ہے۔ پس جہاں دعوت میں انسان کو نیکیوں کے حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ کبر اور عجب اور نفس کی بڑائی کا خیال بھی رہتا ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان تلوار کی دھار پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہی وقت اس کے لئے پل سراط پر چلنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے اور چاہے تو اس کی لعنت کا مستحق بن جائے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو تمہاری زبانوں پر جاری ہوتی ہے اس سے تمہارا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ وہ چیز جو تمہارے دل میں ہے اس سے تمہارا امتحان ہو گا۔ پھر تمہاری اس سے قدر نہیں بڑھے گی جو تمہارے متعلق لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھے گی جو تمہارے متعلق خدا کہتا ہے۔ پس اگر دعوت کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اپنے قلوب کی اصلاح کرو اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز کے ساتھ جھکو۔ اور اس کا فضل مانگو۔ اسی کی تعریف اور توصیف پر بھروسہ کرو۔ اور اپنی زبان کے پھل پر خوش نہ ہو اور ڈرو کہ بہت دفعہ اس کا پھل سخت زہریلا ہوتا ہے۔ اور بجائے تریاق بننے کے انسان کے لئے زہر بن جاتا ہے۔ اور اپنا کمایا ہوا زہر مہلک ہوتا ہے۔ پس اس عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھاتے ہوئے اس امر کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بجائے ترقی کرنے کے تنزل میں گر جاؤ۔ (اخبار الفضل قادیان 28 جنوری 1932ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

ورزش کے زینے

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک عرصہ قبل جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے مہتمم صحت جسمانی تھے حفظان صحت کے متعلق ایک نہایت مفید و کار آمد کتابچہ تصنیف فرمایا تھا۔ اس کی تمہید میں اور باتوں کے علاوہ آپ نے فرمایا۔

"سب سے پہلے تو اس کتاب کا مصنف اور مؤلف اپنے رحمان خدا کی تحمید و توصیف کرتا ہے جو امّی انسان کو علم سکھانے والا اور تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ یہ محض اسی کا فضل اور احسان ہے کہ بالآخر یہ کتابچہ اپنی موجودہ صورت میں ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر بھی واجب ہے کہ آپ نے۔ تعلیم کے روحانی جسمانی ہر پہلو کو جاہل انسانوں پر کھول کھول کر خوب روشن فرمایا۔ (۔)

اس کتابچہ میں ماحول کی صفائی اور حفظان صحت کے متعلق کلام الٰہی و حدیث کے رہنما اصولوں کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام جماعت ثانی اور حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے اس موضوع پر نہایت قیمتی ارشادات پیش کئے گئے ہیں۔

آپ کی طاقت کا انحصار کن امور پر ہے۔ اس عنوان کے تحت آپ تحریر فرماتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ انسانی جسم اکثر و بیشتر چار چیزوں یعنی عضلات۔ ہڈیوں۔ چربی اور خون سے بنا ہوا ہے۔

ان میں سے عضلات جنہیں مچھلیاں بھی کہا جاتا ہے جسم کے کل وزن کا 45% ہوتے ہیں۔ انسانی جسم میں ان کی تعداد کم و بیش 639 ہے اور ان میں سے ہر عضلے میں مندرجہ ذیل چار ضروری صفات پائی جاتی ہیں اول ہر عضلہ طاقت یا حرکت پیدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے جسے ماپا جا سکتا ہے۔

دوم ہر عضلہ اپنے اندر کچھ طاقت کا ذخیرہ کر سکتا ہے جو دوران خون پر منحصر نہیں ہوتا بلکہ خون بند ہونے پر بھی عضلہ اس طاقت کا استعمال کر سکتا ہے اسے عضلہ کی ذخیرہ کرنے کی طاقت کہا جاتا ہے۔

سوم ہر عضلہ سکڑنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جتنا زیادہ صحت مند اور توانا عضلہ ہو گا اسی قدر زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ سکڑنے کی اہلیت اس میں پائی جائے گی۔

چہارم ہر عضلہ میں لچک پائی جاتی ہے اور کھینچ کر لمبا ہو سکتا ہے۔ جتنی لچک زیادہ ہو اسی قدر بہتر ہے۔

مندرجہ بالا چاروں صفات کا مجموعہ ایک عضلہ کی مجموعی طاقت بناتا ہے۔ عضلہ کی مجموعی طاقت کو استعمال کرنے کے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ استعمال شدہ طاقت کی جگہ لینے کے لئے مسلسل نئی طاقت پہنچتی رہے اور یہ کام دوران خون کے ذریعہ سرانجام پاتا ہے جس کے خاطر خواہ اور عمدہ ہونے کا انحصار مندرجہ ذیل چار چیزوں پر ہے

اول خون صحت مند اور بیماری سے پاک ہو
دوم شریانیں صحت مند لوچ دار ہوں
سوم دل جسیم اور توانا ہو
چہارم پھیپھڑے صحت مند مضبوط اور کشادہ ہوں

یہ چاروں چیزیں مل کر عضلات کو بروقت اور مناسب مقدار میں طاقت مہیا کرتے رہنے کے ذمہ دار ہیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہوا کہ انسانی جسم کی مجموعی طاقت کا انحصار عضلات کے اندر مذکورہ بالا چاروں صفات کے مجموعے اور عمدہ خون کی بروقت مسلسل اور مناسب مقدار کے پہنچتے رہنے پر منحصر ہے۔ جہاں تک انسانی خلقت کی حد بندی اجازت دیتی ہے ہم پاکیزہ غذا اچھی آب و ہوا صفائی اور مناسب ورزش کے ذریعہ ان تمام قوتوں میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

اس کتابچہ میں آپ کتنے طاقتور ہو سکتے ہیں۔ محلوں میں صفائی رکھنا کوئی مشکل بات نہیں۔ جوانی آنے سے پہلے بڑھاپا۔ وزن درست رکھنے کا ایک بہترین نسخہ۔ روز مرہ کی زندگی میں مستعدی پیدا کیجئے۔ اپنے دل پر رحم کیجئے۔ انسان کا ایک ہولناک مخفی دشمن جیسے دلچسپ اور مفید امور شامل ہیں۔

اس کتابچہ میں حفظان صحت کے متعلق اصولی باتیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ورزش کے متعلق بھی بہت ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ "پانچ بنیادی ورزشوں کے بارہ زینے" ورزش کے متعلق ایسی رہنمائی ہے جو جسم انسانی کی بہتری کے لئے مکمل لائحہ عمل پر مشتمل ہے۔

یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ ایسی مفید اور روز مرہ کام آنے والی مفید باتوں پر مشتمل کتاب ایک عرصہ سے نایاب ہو چکی ہے حالانکہ اس کتاب کی افادیت تو تقاضہ کرتی ہے کہ ہر نوجوان بلکہ ہر فرد جماعت کے پاس یہ کتاب موجود ہو اور وہ اس سے استفادہ کر کے بہت سی بیماریوں کمزوریوں اور پریشانیوں پر غالب آ کر بیماریوں اور دوائیوں پر ضائع ہونے والے اخراجات و اوقات کو بچا کر جماعت اور معاشرہ کے لئے زیادہ مفید وجود ثابت ہوں۔

اخبارات میں سے

ایڈز کا ہومیو پیتھک علاج

انگریزی اخبار نیوز کے 30 نومبر 1995ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں عارف شاہد لکھتے ہیں:۔

16۔ اکتوبر کے یو (You) کے شمارے میں مجھے ایک خط پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس خط میں ایک نوجوان لڑکی کی دردناک کہانی بیان کی گئی ہے جو اپنی کسی غلطی کے بغیر ایڈز کے مرض میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اس خط میں (حضرت) مرزا طاہر احمد (صاحب) کا نام بطور ایک معالج کے لیا گیا ہے۔ جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ انہیں اس مہلک مرض کے علاج میں کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

(حضرت) مرزا طاہر احمد (صاحب) جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ ہیں۔ وہ ایک ماہر ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی ہیں اور اس طریقہ علاج کا ایک لمبا اور ہمہ جہت تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ اس طریقہ علاج میں دلچسپی رکھنے والے لوگوں کی بہبودی اور ان کی بہتری کے لئے ایم۔ ٹی۔ اے (احمدیہ ٹیلی ویژن) پر باقاعدہ کلاسیں بھی لیتے ہیں۔

جب وہ غیر پیشہ ورانہ طور پر ہومیو پیتھک ادویہ کے متعلق اور اس طریقہ علاج کے سلسلے میں اپنے تجربات بیان کر رہے ہوتے ہیں تو ان کا بیان سننے کے قابل ہوتا ہے۔ اس سے ان کا مطمح نظر نہ تو روپیہ کمانا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی ذاتی تشہیر۔ بلکہ ان کا مقصد صرف عوام الناس کو ہومیو طریقہ علاج سے متعارف کروانا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کام سادہ مگر متاثر کن طریق کے ساتھ کمال خوب صورتی سے کرتے ہیں۔ ان کے گہرے بنیادی علم کی وجہ سے جس کو وہ انتہائی سادہ طریقہ سے بیان کرتے ہیں کسی بھی عام آدمی کے لئے چاہے وہ کتنا ہی کم فہم کیوں نہ ہو ہر مشکل امر کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

(حضرت) مرزا طاہر احمد (صاحب) ایک مفید کام بالکل بے لوث طریقہ پر کر رہے ہیں۔ اور ان کے لیکچرز میں کوئی قومی یا نسلی امتیاز کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اور اس طرح سے تمام نسلوں اور رنگوں کے لوگ بغیر کسی رکاوٹ کے ان کے لیکچر سن سکتے ہیں۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے ذریعہ کئی ایڈز کے ایسے مریضوں کا کامیاب علاج کیا ہے جن میں چھ ایسے لوگ شامل ہیں جن کے متعلق ہسپتالوں کی رپورٹ کے مطابق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایڈز میں مبتلا تھے۔ لیکن وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس کامیابی کو ابھی حتمی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ان مریضوں پر اور ایسے کئی دیگر مریضوں پر ابھی ریسرچ جاری ہے۔ اس علاج میں انہوں نے سلیشیا (ایک لاکھ پوٹنسی) کو بنیادی دوا کے طور پر استعمال کیا۔ جن چھ مریضوں کا انہوں نے علاج کیا وہ ہندوستان 'افریقہ' اور انگلستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ طبی معائنوں سے معلوم ہوا ہے کہ اب ان میں اس وائرس کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔ جبکہ پہلے ان کے متعلق ایچ۔ آئی۔ وی مثبت کی رپورٹ دی گئی تھی۔

میں نے یہ تمام باتیں محض اس مریض لڑکی یا اس جیسے اور ایڈز کے مریضوں کی بھلائی کے لئے لکھی ہیں۔ اللہ کرے یہ سب لوگ مکمل شفاء حاصل کر سکیں۔

میں اس مریض لڑکی سے درخواست کروں گا کہ اگر ابھی تک اس نے (حضرت) مرزا طاہر احمد صاحب سے رابطہ پیدا نہ کیا ہو تو اب فوری طور پر ایسا کرے۔ چونکہ ان کے ہاں کسی قسم کے ذاتی مفاد کا خیال نہیں رکھا جاتا بلکہ یہ کام بے لوث طور پر کیا جاتا ہے اس لئے اسے اس رابطے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔

اللہ تعالیٰ اس لڑکی کو اس مصیبت کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے آمین۔ یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ مگر یوں ہم اسے گناہ نہیں کہتے۔ لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مدار ہو اگر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون بہادر ہو سکتا ہے۔ مگر جنگ میں آپ کی حفاظت کے لئے پہرہ ہوتا تھا اور آپ کے گھر پر بھی پہرہ ہوتا تھا۔ کوئی کہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت دوسروں سے مقدم سمجھتے تھے مگر ایسا کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ آپ کی حیات سے دنیا کی زندگی وابستہ تھی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا میں اسلام کس طرح قائم ہوتا۔ تو بعض انسانوں کا آرام اور صحت کا قائم رکھنا نیکی ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہوتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایسی حالت آتی ہے کہ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ عبدالقادر اٹھ تجھے میری جان کی قسم کھانا کھالے۔ تو میں کھانا نہیں کھاتا۔ اور جب تک وہ نہیں کہتا کہ میری جان کی قسم کپڑا پہن لو تو میں نہیں پہنتا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کو خدا کہتا ہے کہ اپنی خاطر نہیں میرے لئے یہ کام کرو۔ تو وہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا کے لئے کر رہا ہوتا ہے پس گناہوں کے اس قدر مدارج ہیں کہ انسان کی حالت کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اسی لئے صوفیا کہتے ہیں کہ ابرار کے گناہ عوام کی نیکیاں ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس چین معاہدہ

بین المملکتی حالات و واقعات میں آج کل جو واقعہ سب سے زیادہ موضوع بحث ہے وہ روس اور چین کا نہایت اہم معاہدہ ہے۔ جس کے تحت دونوں ملکوں نے آپس میں جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے اور اپنی 5 ہزار میل لمبی سرحد پر سے فوجوں کو ہٹانے اور وہاں حد بندی کے قریباً پچاس سال پرانے قضیے کو حل کر لیا ہے۔

ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے موقر جریدہ فار ایسٹرن اکنامک ریویو کے تبصرہ نگار نے دور حاضر کی بین المملکتی تاریخ کے اس اہم واقعہ پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے۔

ماضی قریب میں امریکہ کے صدر کلنٹن نے ایشیا کا تین دفعہ دورہ کیا ہے لیکن وہ ہر دفعہ چین کی دعوت اور خواہش کے باوجود چین کے دارالحکومت بیجنگ میں نہیں رکے۔ لیکن روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اس بارے میں کوئی سستی نہیں دکھائی۔ اور جونہی موقعہ ملا وہ فوراً بیجنگ پہنچ گئے۔ اور چین کے ساتھ ایک اہم اور تاریخی معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ روس اور چین کے درمیان جو معاہدہ طے پایا ہے اس میں نہ صرف سرحدی تنازعات طے کر لئے گئے ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان پچاس سال پرانا بنیادی تنازعہ حل کر کے مستقل دوستی کی راہ ہموار کر لی ہے۔ بلکہ چین کو گیس پائپ لائن کی فراہمی کا بھی سمجھوتہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح سے امریکہ کو ایک واضح پیغام بھجوایا دیا ہے کہ چین کو تنہا کرنے کی امریکی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

روس کے صدر بورس یلسن کے دورۂ چین سے جو بات سامنے آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ تبدیلیوں کا ایک سلسلہ شروع ہونے والا ہے' یا شروع ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایشیا کے اس علاقے میں طاقت کا نیا توازن قائم ہو گا۔

اگرچہ فوری طور پر اس معاہدے سے یہ نتیجہ اخذ کرنا صحیح نہ ہو گا کہ اس علاقے میں روس چین کا کوئی اتحاد سامنے آ رہا ہے۔ کیونکہ دونوں ملکوں کی تاریخ اور باہمی تصادم اور آویزشوں کے طویل سلسلے کے پیش نظر فوری طور پر دوستی کی اتنی بڑی چھلانگ کی توقع کی جانی مشکل ہے۔ تاہم یہ بات بھی صحیح ہے کہ دونوں ممالک بتدریج فوجی تعاون کے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ 5 ہزار کلو میٹر طویل سرحد پر امن قائم کرنے کا اعلان یہ بتا رہا ہے کہ اب دونوں ممالک کی فوجوں کی ایک بڑی تعداد جو اس بارڈر پر ایک دوسرے کے سامنے مورچہ بند رہتی تھی اب وہاں سے ہٹالی جائے گی اور کسی بھی دوسرے محاذ یا دوسرے مقام پر اس کا تعین کیا جا سکے گا۔

مسٹر یلسن کے اس دورے کو چین روس تعلقات کی تاریخ میں ایک نیا موڑ قرار دے کر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ چین کے ماہرین اور وزارت خارجہ کے تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ اس دورے سے امریکہ کو یہ واضح پیغام دیا گیا ہے کہ وہ ایک قدم پیچھے ہٹ جائے۔ چین کے ایک ماہر نے کہا کہ امریکہ کا دنیا کی واحد سپر طاقت بن جانا' چین روس تعلقات کے اس نئے دور کا سبب بنا ہے۔ دراصل امریکہ نے مجبور کر دیا ہے کہ ہم دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کے رشتہ میں بندھ جائیں چینی ماہر نے کہا کہ مستقبل میں یہ بھی امکان ہے کہ دونوں ممالک کی طرف سے ایسے مشترکہ بیانات بھی جاری ہوں جن میں امریکہ پر تنقید کی جائے گی۔

بین المملکتی حالات کا مشاہدہ کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ روس اور سابق کیمونسٹ ممالک نے گزشتہ تھوڑے عرصے میں ایک اہم بات نوٹ کی ہے کہ امریکہ نے دو سابق کیمونسٹ ممالک پولینڈ اور ہنگری کو نیٹو کی ممبر شپ دلوادی۔ اس طرح سے جب امریکہ نے مشرق کی طرف پیش قدمی کر دی ہے تو روس نے سوچا کہ کیوں نہ ہم بھی مزید مشرق کی طرف بڑھیں چنانچہ امریکہ کی اس سفارتی پیش قدمی کا جواب چین کے ساتھ نیا معاہدہ کر کے دیا گیا ہے۔

بعض لوگ اس معاہدے کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے بھی بعض دلائل پیش کرتے ہیں۔ ایسے ماہرین کا کہنا ہے کہ جب تک یہ معاہدہ کسی قسم کے فوجی تعاون میں نہ ڈھلے عالمی سطح پر اس کا کوئی موثر نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اور اس وقت جو بین المملکتی صورت حال ہے۔ اس میں موجودہ روس میں اتنا دم خم ہی باقی نہیں رہا کہ وہ امریکہ اور مغرب کی مالی امداد کے بغیر اپنا گزارہ چلا سکے۔ اور دوسری طرف چین کے برآمد کنندگان بھی اس سلسلے میں کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہوں گے کہ امریکہ کے ساتھ ان کی کوئی محاذ آرائی پیدا ہو جائے۔ کہ ان کی برآمدات کا جو سلسلہ مغربی ممالک کو اور امریکہ کو شروع ہوا ہے وہ پوری طرح مستحکم ہونے سے پہلے ہی ناکامی سے دوچار ہو جائے۔

روس کے سفیر متعینہ چین نے اس معاہدے کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے یہ محتاط بیان دیا ہے کہ ہمارا یہ معاہدہ کسی کے خلاف نہیں۔ اور ہم نے یہ معاہدہ کسی دوسرے ملک کی مخالفت کی قیمت پر طے نہیں کیا۔ نہ تو یہ معاہدہ امریکہ کے خلاف ہے اور نہ ہی جاپان کے خلاف ہے۔

درحقیقت یہ بات کہہ کر سفیر موصوف نے دنیا بھر کے تجزیہ نگاروں کو زبان دے دی ہے جو یہ بات کہنے کو بے چین ہیں کہ دراصل یہ معاہدہ امریکہ اور جاپان کے خلاف ہے۔ جاپان اس وقت مشرق بعید میں امریکہ مفادات کا سب سے اہم محافظ ہے۔ اگرچہ مسلمان ممالک میں سے انڈونیشیا اور ملائیشیا بھی امریکی مفادات کو آگے بڑھانے میں مصروف رہتے ہیں لیکن چونکہ جاپان اک امیر لگ ہے۔ اور بہت سے ممالک کو قرضے وغیرہ دیتا رہتا ہے۔ اس لئے ایسے مواقع پر جاپان امریکی مفادات کی روشنی میں یہ اطمینان کر لینے کی کوشش کرتا ہے کہ قرضے اور سہولتیں حاصل کرنے والا ملک امریکی مفادات کے خلاف کوئی کام تو نہیں کر رہا۔ ایک چینی ماہر نے کہا کہ دراصل چین کے نزدیک یہ معاہدہ صرف ایک ایسی کوشش ہے کہ امریکہ کو ہم متوجہ کر سکیں کہ ہماری طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرو۔

جہاں تک فوجی تعاون کے کسی سمجھوتے کا تعلق ہے اس میں فوری طور پر تو یقیناً کوئی معاہدے طے نہیں پایا۔ یا کم از کم عام عوام کے لئے کوئی معاہدہ سامنے نہیں آیا۔ کیونکہ اس قسم کے فوجی تعاون کے معاہدے بہت دفعہ خفیہ بھی رکھے جاتے ہیں۔ لیکن اس معاملے کا دوسرا پہلو یہ کہ روس اور چین کے درمیان طیاروں' ٹینکوں اور دیگر فوجی ساز و سامان کی ایک دوسرے کو فراہمی (بلکہ روس کی طرف سے چین کو فراہمی) کے جو چھوٹے چھوٹے اور غیر اہم سے منصوبے ماضی میں بنے ہیں۔ اور جن پر تھوڑا بہت عمل بھی ہوتا رہا ہے۔ وہ اب مستقبل قریب میں پوری تیزی اور قوت سے شروع ہو سکتے ہیں اور اس کے نتیجے میں عین ممکن ہے کہ آئندہ آنے والے چند سالوں میں اس علاقے میں طاقت کا ایک نیا توازن پیدا ہو جائے۔ اور آج کی صورت حال پوری تیز رفتاری کے ساتھ ایک نئی صورت حال میں ڈھل جائے۔ اور جب مستقبل میں ایسا ہو گا تو یقینی طور پر یہ کہا جا سکے گا کہ اس کی بنیاد آج کا یہ معاہدہ ہی ہے اور اسی معاہدے کے نتیجے میں صرف اسلحہ کا نہیں بلکہ اقتصادی اور مادی تعاون کے متعدد نئے سمجھوتے جن کا ابھی محض ذکر آتا ہے' عملی صورت میں ڈھل سکیں گے۔ جن میں نمایاں ترین معاہدہ منگولیا کے علاقے سے گزار کر گیس کی پائپ لائن کو روس سے چین پہنچانا ہے۔ غرضیکہ کسی بھی پہلو سے دیکھا جائے یہ معاہدہ دور حاضر کی سیاسی و سفارتی تاریخ میں ایک نئے دور کی تمہید کا ایک اہم ترین اور نمایاں واقعہ ہے۔ اور بظاہر جو حالات واقعات عالمی سطح پر جنم لیتے دکھائی دیتے ہیں ان کے پیش نظر اس معاہدے کے نتیجے میں دوستی کا نیا دور شروع کرنا روس اور چین کی مجبوری بن گیا ہے۔ اور آئندہ آنے والے دنوں میں یہ مجبوری بڑھتی چلی جائے گی۔ دیکھنے والی بات یہ ہو گی کہ باہمی تعاون کس حد تک مضبوط اور طاقتور ہوتا ہے۔ اور عالمی سطح پر اپنی بھرپور طاقت کا مظاہرہ کب تک شروع کرنے کی پوزیشن میں آجائے گا؟

بقیہ صفحہ 3

ہیں۔ اس علاقے کے کیمونسٹوں نے اس مصنف کی مذمت شروع کر دی۔ کہنے یہ لگے کہ یہ محض اپنے نام و نمود کی خاطر ایسا کر رہے ہیں۔ انہیں یہاں کسی قسم کا کوئی کام نہیں کرنے دینا چاہئے۔ ہم خود اس علاقے کو دیکھ لیں گے اور جو خامی نظر آئے گی اسے دور کریں گے۔

لیکن بہرحال بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ ایک ناول کے منافع کی پہلی رقم جو ادا کی گئی وہ دو کروڑ روپے تھی۔ اب مقابلہ کیجئے ہماری چھپنے والی کتابوں کا اس کتاب سے۔ ہماری چھپنے والی کتابوں میں سے کسی کتاب نے کسی مصنف کو شائد کبھی دس ہزار روپے بھی نہ دئے ہوں۔ بلکہ ہم نے تو سنا ہے کہ بعض کتابیں اس طرح چھپتی ہیں کہ پبلشر چھاپنے کی حامی بھر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کی چھپائی کا خرچ مصنف ادا کرے گا۔ مصنف اپنی تصنیف کو مارکیٹ میں لانے کے لئے اپنی ساری پونجی ختم کر دیتا ہے اور پبلشر کو چھپائی کے سارے اخراجات ادا کر کے ایک طرف ہو کے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اسی بات سے خوش رہتا ہے کہ اس کی کتاب مارکیٹ میں آگئی ہے۔ اس سے کچھ واپس ملے گا یا نہیں اس کی اسے کوئی امید نہیں ہوتی۔ لیکن بہرحال ایک آخری بات جو ہم کہنی چاہیں گے وہ یہ ہے کہ یہ جو رواج پڑ گیا ہے کہ کتابوں کو خوبصورت انداز میں شائع کیا جائے اور سو صفحے کی کتاب کو اڑھائی سو روپے میں بیچا جائے یہ علم کی ترویج کی نفی ہے۔ سستی کتابیں چھاپئے۔ زیادہ چھاپئے۔ زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ بجائے اس کے کہ آپ کے خیالات صرف پانچ سو افراد تک پہنچیں کیا یہ اچھا نہیں کہ پانچ ہزار افراد آپ کے خیالات سے آگاہ ہو جائیں۔ اور یہ صرف اور صرف اس طرح ممکن ہے کہ خوبصورتی کو بے شک اپنی جگہ پر قائم رکھیں لیکن خوبصورت چھپنے والی کتابوں کو سستی بیچنے کے لئے بھی شائع کریں۔ کاغذ اچھا نہ سہی جلد اچھی نہ سہی۔ خیالات تو اچھے ہیں۔ اور آپ جلد اور کاغذ لوگوں تک پہنچانا نہیں چاہتے۔ اپنے خیالات پہنچانا چاہتے ہیں ہم نے یہ بات کہی تو کئی بار ہے لیکن شائد زمانے کی ضرورت اور خوبصورتی کی ترجیحات کسی کو اس طرف آنے نہیں دیتیں۔ بعض بڑے بڑے ملکوں میں جب ایک کتاب نہایت خوبصورت چھپتی ہے اور اس کی قیمت 5 سے دس پونڈ تک ہوتی ہے تو اسی کتاب کو پیپر بیک میں چھاپ کر اڑھائی سے پانچ شلنگ تک بیچا جاتا ہے۔ پانچ پونڈ سے دس پونڈ تک کی قیمت والی کتاب اگر ایک ہزار بکے گی تو اڑھائی سے 5 شلنگ والی قیمت کی کتاب دس لاکھ بک سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر سید افتخار حسین شاہ صاحب آف سمندری کئی دنوں سے شدید بیمار ہیں اور راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب حالت خطرے سے باہر ہے ان کو امریکہ علاج کے لئے بھی لے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری نجیب احمد صاحب بی ایس سی۔ ابن مکرم عزیز احمد صاحب بھٹی ٹاؤن شپ لاہور کا موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا بہت شدید چوٹیں آئی ہیں۔ سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبداللطیف انیس صاحب دارالنصر ربوہ جگر اور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرشید اسلم صاحب ابن مکرم عبدالکریم صاحب دارالیمن وسطی ربوہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مورخہ 96-4-9 کو لاہور میں وفات پا گئے ان کی عمر 41 سال تھی ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور مورخہ 96-4-11 کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بعد میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ عزیز افتخار احمد (عفی) ولد مختار احمد بھٹی محلہ امیر پارک گوجرانوالہ شہر۔ مورخہ 2۔ مئی 1996ء کو بعمر 15 سال ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پا گیا ہے۔

افتخار احمد اپنی نانی کے پاس وزیر آباد رہتا تھا۔ میٹرک کا امتحان دیا ہوا تھا۔ اور رزلٹ کا انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً اڑھائی بجے بعد دوپہر ڈھونیکی سے وزیر آباد شہر آیا۔ سائیکل پر واپس آرہا تھا کہ گھر سے کوئی نصف فرلانگ کے فاصلہ پر ایک بس سے ٹکر ہو گئی گوجرانوالہ ہسپتال لیجایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکا اسی روز شام تقریباً سات بجے اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

اگلے روز 3۔ مئی 96ء کو گیارہ بجے وزیر آباد میں مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم امیر ضلع نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان داخلہ برائے خزاں

سمسٹر 1996ء

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں خزاں سمسٹر 96ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔ ایم فل۔2۔ پوسٹ گریجوایٹ پروگرام (پاکستان سٹڈیز۔ اکنامکس۔ ہسٹری۔ Hospital Dietetic

3۔ ڈگری پروگرام (بی۔ اے' بی کام' بی بی اے' بی اے لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنز گروپ' بی اے کمپیوٹر گروپ' بی اے ابلاغ عامہ گروپ)

4۔ انٹر میڈیٹ پروگرام۔ 5۔ میٹرک پروگرام۔ 6۔ سی۔ٹی پروگرام۔ 7۔ ٹیکینکل اینڈ ووکیشنل پروگرام۔ 8۔ زرعی کورسز وغیرہ۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 5۔ جون 1996ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ پیدا کریں۔

(نظارت تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30590 میں مجیب احمد ولد منیر احمد ناصر قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مجیب احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30591 میں عطاء البصیر محمود ولد محمود احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق آباد ضلع رحیم یار خان حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء البصیر محمود ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 راشد محمود راشد وصیت نمبر 29114 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد شاد وصیت نمبر 29186۔

مسل نمبر 30592 میں عطاء الرقیب منور ولد صوفی بشیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/430 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الرقیب منور ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 راشد محمود راشد وصیت نمبر 29114 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30593 میں ظفر احمد بٹ ولد محمد حنیف بٹ قوم بٹ پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنڈا سنگھ والا حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر احمد بٹ طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 فرحت علی وصیت نمبر 28751 گواہ شد نمبر2 ناصر احمد وصیت نمبر 28486۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

روزنامہ
الفضل
ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

بقیہ صفحہ 1

بس۔

پس وقار کے ساتھ یہ دن گزاریں۔ بچوں کو وقار کے ساتھ چلنے کی تلقین کریں(-) خطبہ جب ہو رہا ہوتا ہے تو حکم ہے کہ اگر کوئی بولے تو اسے منع نہیں کرنا۔ اس لئے اگر ان دنوں میں بچے شور مچائیں تو اگر آپ ان سے زیادہ شور مچا کر ان کو خاموش کرائیں گے تو یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہو گا جس کے وہ (بچے) مرتکب ہو رہے ہوں گے اس لئے اگر بچے شور مچائیں تو ان کو پیار کے ساتھ۔ نرمی کے ساتھ اور ہلکی آواز کے ساتھ سمجھائیں کہ دیکھو بیٹے تم اس موقع پر شور نہ کرو۔ خدا سے دعائیں کرو۔ ہر بچہ اپنے رنگ میں دعا کرتا ہے اور اپنے رنگ میں دین سیکھتا ہے اور دین کے لئے قربانیاں کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ احمدی بچہ نہیں۔ احمدی بچے تو وہی ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے ذہنی اور روحانی ارتقاء کے مطابق خدا کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں اگر وہ کوئی چھوٹی سی غلطی کر بیٹھیں یا اونچی آواز میں بول پڑیں یا آپس میں لڑ پڑیں تو ایسے مواقع پر اگر آپ ان سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بات کریں گے تو آپ بچوں سے بھی زیادہ چھوٹے بن جائیں گے۔ پس پیار کے ساتھ بچوں کو سمجھائیں۔ یہاں پیار کی ایسی فضا ہونی چاہئے کہ خدا کے فرشتے یہ سمجھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی رضاجوئی میں واقع میں فرشتوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔

(از افتتاحی خطاب 26۔ دسمبر 1977ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ ضرورت پڑی تو بم دھماکوں سے نبٹنے کے لئے فوج اپنا کردار ادا کرے گی۔ امن و امان کی صورت حال پر قوم کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ سیکیورٹی ایجنسیاں چوکس ہیں۔ عوام کو چاہئے کہ اپنے گرد و پیش پر نظر رکھیں اور اپنے طور پر ہوشیار رہیں۔ انہوں نے کہا کہ نرسیمارائو اپنی انتخابی مہم کامیاب بنانے کے لئے پاکستان کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ بھارتی لیڈر اپنے وزن سے بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو جنگ کا کوئی امکان ہے اور نہ ہی سرحدیں سیل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آل پارٹیز حریت کانفرنس نے مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کو مسترد کرتے ہوئے 7- مئی کو ہڑتال کی کال دی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ کشمیری عوام ان انتخابات کے حق میں نہیں ہیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے سپریم کورٹ کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ خفیہ ایجنسیوں والے خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں۔ یہ ادارے ملکی سلامتی کو درپیش خطرات کے خلاف سرگرم ہونے کی بجائے جمہوری سرگرمیوں کی نگرانی میں مصروف ہیں۔ تحریک انصاف کے فون ٹیپ کئے جا رہے ہیں۔

○ دس بڑے قبائلیوں نے اے این پی چھوڑ کر تحریک انصاف میں شامل ہونے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش عمران خان کے دفتر میں ملاقات کے دوران کی گئی۔ اے این پی شمالی وزیرستان کے صدر گل شاہ عالم نے عمران کو علاقہ کا دورہ کرنے کی بھی دعوت دی ہے۔ وفد نے عمران خان کو کینسر ہسپتال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے سپرد کر دینے کی پیشکش بھی کی۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ میر تاج محمد خان جمالی نے تحریک انصاف میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے راولپنڈی میں "میٹ دی پریس" نامی پروگرام میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ اسرائیل سے درپردہ ملاقاتوں نے حکمرانوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو معلومات اسرائیل فراہم کرے گا وہ کتنی پاکستان اور اسلام دوستی پر مبنی ہوں گی اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

○ پنجاب بھر میں سرکاری ڈاکٹروں نے ہڑتال کی۔ تمام آؤٹ ڈور بند رہے۔ مریض شدید مشکلات کا شکار رہے۔ یہ ہڑتال پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی اور دور دراز تبادلوں کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے 6- جون سے ہسپتال بند کرنے کی دھمکی دی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی قیادت میں مسلم (ن) کا پانچ رکنی وفد چین کے دورے پر بیجنگ روانہ ہو گیا ہے پاکستان میں چین کے سفیر بھی ان کو ہوائی اڈہ پر رخصت کرنے والوں میں شامل تھے۔ ہوائی اڈہ پر مسٹر نواز شریف نے چینی سفیر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مضبوط چین خطے میں امن کی ضمانت ہے۔ پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات تیسری دنیا کے لئے مثال ہیں۔ ہر بحران میں دونوں نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا۔ چین سے بہتر تعلقات پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سنگ میل ہے۔

○ کراچی سٹاک ایکسچینج میں زبردست تیزی آ گئی۔ سرمایہ کاری میں مزید 11- ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ انڈیکس 21ء66 پوائنٹس کے اضافہ کے ساتھ 54ء1716 پوائنٹ ہو گیا۔

○ وزارت خارجہ نے بھارت کے ساتھ آزادانہ تجارت کی مخالفت کر دی ہے۔ پاکستان ابھی تک بھارت کو پسندیدہ ترین تجارتی ملک قرار دینے کا فیصلہ نہیں کر سکا۔ مختلف تجارتی تنظیموں اور ایسوسی ایشنوں سے رائے طلب کی جا رہی ہے۔ بھارت پہلے ہی پاکستان کو پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دے چکا ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمارائو نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات رکوانے کی پاکستانی کوششیں ناکام رہیں گی۔ انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا کہ اس نے مقبوضہ وادی میں درپردہ جنگ شروع کر رکھی ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ عمران خان سے ہمارا اتحاد ہو سکتا ہے انہوں نے کہا کہ امن و امان کی صورت حال ٹھیک نہیں ہے۔

○ افغانستان کے صوبہ نورستان میں دو قبائل کے تصادم میں 20- افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ دونوں قبائل دس گھنٹہ تک مورچہ بند ہو کر ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے۔

○ قائمقام گورنر پنجاب مسٹر محمد حنیف رامے نے صوبے میں امن و امان کی صورت حال کو غیر تسلی بخش قرار دے دیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مقتول لیڈر جاوید اشرف کے قتل کی تحقیقات کرنے والے تین رکنی ٹریبونل نے کمشنر، ڈی آئی جی اور ایس ایس پی کے بیانات پر عدم اطمینان کا اظہار کر دیا ہے۔

○ دینی سیاسی جماعتوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مسلم لیگ پیپلز پارٹی سے بہتر ہے۔ تاہم اس میں شمولیت ممکن نہیں۔ تعاون ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ مرنے مارنے کا جذبہ پیدا ہونے کے بعد ہی اسلام کا نفاذ ممکن ہے۔

○ جمیعت اتحاد المشائخ پاکستان نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کو امریکی ریاست نہیں بننے دیں گے۔ مشائخ نے حکومتی اقدامات کی مزاحمت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ چرس کی سمگلنگ کے جس کیس میں وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی کے ایک عزیز کو ملوث کیا جا رہا ہے اس کی تحقیقات عالمی پولیس کے ادارے انٹرپول کے حوالے کر دی گئی ہے۔

احباب کے اصرار پر
جارجیٹ کے ان سلے برقعوں کی شاندار ورائٹی کے ساتھ ساتھ اب جاپانی سوٹ بھی بازار سے کم ریٹ پر دستیاب ہیں۔ صبح 7 بجے تا رات 9 بجے
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خانصاحب
فون: 686 - 04524

اعلان داخلہ
الصادق ماڈرن نرسری (پری سکول)، ربوہ، جونیئر سیکشن میں 2½ سے 3½ سال تک کی عمر کے بچوں کا داخلہ 12 مئی سے شروع ہو کر سیٹیں ختم ہوتے تک جاری رہیگا۔ مگر مئی کے بعد داخلہ نہیں ہوگا۔
مینجر

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

مطب حمید (رجسٹرڈ)
امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
1913ء سے معروف طبعت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
علامات: مردہ بچے پیدا ہونا، امید کا نقصان، حمل نہ ہونا، لڑکیوں کا زندہ رہنا اور لڑکوں کا فوت ہو جانا
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264634 فیکس: 0431-215066

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والوں
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
— یاد رکھیں —
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211584 فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا — 20 گرام 30 روپے، 60 گرام 90 روپے، 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534

بے اولادی کیلئے مفید و موثر ادویات
معین حمل کورس — عورتوں میں اسقاط حمل کے خطرہ اور بار بار اسقاط حمل کی تکلیف کو روکنے کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت 240/-
بانجھپن کورس — عورتوں کے بانجھپن (بے اولادی) کے لئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج قیمت 165/-
مردانہ بانجھپن کورس — بے اولاد مردوں کے لئے جن کے SPERM کمزور، مردہ یا بہت تھوڑے ہوں قیمت: 290/-
لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054 لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283